سلسلہ عالیہ چشتیہ

مناقبُ المحبُوبین

تذکرہ حضرت قبلہ عالم خواجہ نُور محمّد مہاروی حضرت خواجہ شاہ محمّد سُلیمان تونسوی

تالیفِ لطیف

حاجی نجم الدین سُلیمانی

حسبِ ارشاد

حضرت خواجہ خان محمّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

مکمل اُردو ترجمہ

پروفیسر افتخار احمد چشتی

چشتیہ اکیڈمی

فیصل آباد - پاکستان

ناشر ——— چشتیہ اکادمی فیصل آباد

طابع ——— حسن بشیر پرنٹرز۔ لاہور

طباعت ——— آفسٹ۔ سفید کاغذ۔ مجلد

ضخامت ——— ۷۲۰ صفحات ۲۳×۳۶/۱۶

تعداد ——— ۵۰۰ (پانچسو)

قیمت ——— ۱۲۰ روپے (ایک سو بیس روپے)

سالِ اشاعت ——— ۱۴۰۸ھ (سنہ ۱۹۸۷ء)

یکے از مطبوعاتِ چشتیہ اکادمی

ناشر

میاں ہارون احمد چشتی

منیجر: مکتبہ الفوائد۔ فرحت منزل چنیوٹ بازار فیصل آباد (پاکستان)

ٹیلی فون:۔ ۲۸۸۵۵

سلطانِ تارکاں، برہانِ عارفاں، دلیلِ واصلاں، محبوبِ الرحمٰن حبیبِ السبحان

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام خواجہ محمد سلیمانؒ ہے اور آپ کی والدہ کا نام بی بی زلیخا ہے۔ آپ کے والد کا نام زکریا بن عبدالوہاب بن عمر خاں بن خان محمد تھا۔ آپ افغان تھے اور قوم جعفر سے تھے جو قبیلہ رملانی کی شاخ تھی۔ اس قبیلے کے جدِّ امجد رحیم داد خاں جعفر تھے جن کے نام سے قبیلہ کا نام رحیملانی مشہور ہوگیا۔ اور بعد میں رحیملانی کی حاء کو حذف کر دیا گیا تو رملانی رہ گیا۔ یہ رملانی در اصل رحیملانی کا مخفّف ہے۔ بعض نے آپ کے قبیلہ کا نام سالارانی بھی لکھا ہے۔

آپ کا مولد اور وطن مالوف موضع گڑگوجی ہے جو کوہ درگ میں واقع ہے یہ پہاڑ تونسہ شریف سے مغرب کی طرف تیس کوس کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد اسی موضع مذکور میں رہتے تھے۔ اور آپ کی ولادتِ باسعادت بھی اسی موضع میں ہوئی تھی۔ آپ کا ایک بڑا بھائی تھا جس کا نام یوسف تھا۔ جو عین جوانی میں نکاح سے قبل ہی فوت ہوگئے تھے۔ اُن کی قبر گڑگوجی میں ہے۔ آپ کی چار بہنیں تھیں۔ (۱) بی بی حلیمہ جن کا نکاح اسماعیل جعفر سے ہوا تھا۔ اُن کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمدؐ عرف مٹڑ تھا۔ (۲) بی بی حوا جن کے شوہر کا نام الیاس جعفر تھا اور اُن کا بیٹا محمدؐ گوکڑا تھا (۳) بی بی فاطمہ جن کے شوہر کا نام محمد جعفر تھا اور اُن کے بیٹے کا نام اخون محمد عمر تھا۔ (۴) بی بی بائی جن کے شوہر کا نام ابراہیم جعفر تھا۔ اُن کے بیٹوں کے نام نور محمد۔ عبدالرحمٰن۔ جو آپ کا داماد تھا۔ اور محمد عرف مڈی تھے۔ یعنی آپ کی اِن چار بہنوں سے اولاد کثیر تھی۔ جو تونسہ شریف میں آپ کے قرب وجوار میں سکونت پذیر ہے۔

یاوری کی تو حضرت غوثِ زماںؒ کی خدمت میں جا کر بیعت ہو گیا۔ اور اس بُرے کام سے توبہ کی۔ جب پھر اپنے گاؤں آیا تو اس کام سے باز رہا۔ وہ عورت جو اس کے عشق میں شیدا تھی۔ ہر وقت بے چین رہتی تھی اور ہمیشہ اُسی کے وصل کے انتظار میں رہتی تھی ایک دن اس شخص کو شیطان نے ورغلایا۔ وہ رات کے وقت اُس عورت کے گھر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ گھر حضرت صاحبؒ کا بنگلہ شریف ہے۔ وہ شخص شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہوا واپس آ گیا۔ پھر شیطان نے اُسے ورغلایا۔ پھر اس کے گھر گیا پھر حضرت صاحبؒ کا بنگلہ شریف نظر آیا۔ پھر شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہوا واپس آ گیا۔ تیسری مرتبہ جب پھر شیطان نے ورغلایا پھر اُس کے گھر گیا۔ اس بار خود حضرت صاحبؒ کو بنگلہ شریف میں دیکھا۔ بہت شرمندہ ہوا اور واپس آ گیا اور پھر اس کام سے پکی توبہ کی۔

میاں نور بخش صاحبؒ سجادہ نشین حضرت قبلہ عالمؒ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت غوثِ زماںؒ کی زبانی یہ بیان سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں حضرت قبلہ عالمؒ کی خدمت میں بیٹھا تھا اُس دن آپ بہت غمگین و افسردہ تھے۔ ایک شخص نے حضرت قبلہ عالمؒ سے پوچھا کہ آج غمگینی کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا کہ آج بارھویں صدی کا پہلا دن ہے۔ اس وجہ سے غمگین ہوں کہ یہ دور ایسا زبوں ہے کہ اس دور میں لوگوں کا ایمان کم رہ جائے گا۔ مگر صرف وہ بچیں گے جو اہل اللہ کا دامن پکڑ لیں گے اور وہی ہوں گے جن کو زوالِ ایمان کا خطرہ نہ ہوگا۔ نیز جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود پڑھے گا۔ اس کا ایمان بھی سلامت رہے گا۔ کاتب الحروف کہتا ہے کہ میں نے یہ واقعہ خود بھی حضرت صاحبؒ کی زبانِ مبارک سے ایک دفعہ سُنا تھا۔

حضرت میاں نور بخش صاحبؒ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت صاحبؒ حضرت قبلہ عالمؒ کی خانقاہ شریف کی طرف آ رہے تھے۔ جب بلدہ جہاں پور میں کہ ملتان سے تیس کوس پر ہے۔ پہنچے تو ایک شخص عبدالوہاب نام جو آپ کا مرید تھا اور اس شہر کا رہنے والا تھا آیا اور اُس نے عرض کیا کہ قبلہ میرے گھر میں بڑی چیونٹیوں نے سوراخ کر دیا ہے۔ ایک لحظہ آرام نہیں ہے اور دن رات میرے گھر میں پھرتی ہیں۔ دُعا